International Journal of Applied Research 2018; 4(1): 104-105

**ISSN Print:** 2394-7500
**ISSN Online:** 2394-5869
**Impact Factor:** 5.2
IJAR 2018; 4(1): 104-105
www.allresearchjournal.com
Received: 21-11-2017
Accepted: 22-12-2017

**Dr. Pushpendra Kumar Nim**
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

**Correspondence**
**Dr. Pushpendra Kumar Nim**
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

# "ترقی پسند تحریک کی افسانہ نگاری: عصمت چغتائی"

**Dr. Pushpendra Kumar Nim**

عصمت چغتائی ایک مشہور افسانہ نگار ہیں ۔ متوسط مسلمان گھرانوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگی ان کے فکشن کا موضوع ہے ۔ وہ اس طبقے سے گہری رکھتی ہیں ۔ اور ان کی جنسی زندگی کے بارے میں انہیں گہری معلوم ہے اور اسے وہ بڑی بے باکی سے اپنے افسانوں میں پیش کردیتی ہیں۔ ان کا دائرہ محدود ہے لیکن انکا فن کمال کا ہے ۔ اور ان میں پختگی ہے ۔ ان کے یہاں روایت ہے بغاوت اور انحراف ہے ۔ ان کے افسانے حقیقت نگاری سے تعلق رکھتے ہیں ۔

عصمت چغتائی نام عرف چُنی بیگم اور قلمی نام عصمت ساہد لطیف ،عصمت چغتائی ہے ۔ ان کی پیدائش ۱۲ اگست ۵۱۹۱ ء کو بدایوں اتر پردیش میں ہوئی تھی ۔ ان کے والد کا نام مرزا قسیم بیگ چغتائی اور ماں کا نام نصرت خانم تھا ۔ عصمت کے والد کی بارہ اولا دیں تھیں دو کا انتقال میں بچپن میں ہوگیا باقی دس میں سے چھ لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں عصمت ترتیب کے لحاظ سے دسویں نمبر پہ تھیں ۔ عصمت چغتائی کی ابتدائی تعلیم آگرہ میں ہوئی ۔ بی ۔ اے لکھنؤ یونیورسٹی سے پاس کیا ۔ اس کے بعد انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ٹی ۔ ٹی کاامتحان پاس کیا ۔ اپنے بڑے بھائی عظیم بیگ چغتائی سے تاریخ انگریزی اور قرآن وحدیث کی تعلیم بھی حاصل کی ۔ عصمت چغتائی کی شادی ۱۹۴۲ میں شاہد لطیف سے ہوئی جن سے ان کو دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جن کانام سیما اور مُنّی رکھا۔ عصمت کو ۱۹۷۵ میں غالب ایوارڈ اور سوویت لینڈ نہرو ایوارڈ اور 1976ء میں پدم شری ایوارڈ ملا ۔ 1981میں مخدوم لٹریری ایوارڈ اور 1989 ء میں اقبال سمان سے نوازا گیا ۔

عصمت ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ ء کو بمبئی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئیں۔

عصمت چغتائی ترقی پسند تحریک سے متاثر تھی متوسط طبقے کو انہوں نے اپنے یہاں جگہ دی ۔ کیوں کہ وہ کسانوں اور مزدوروں کی زندگی سے واقفیت نہیں رکھتی تھی ۔ اس طبقے کی نفسیات پر انہیں عبور حاصل ہے ۔ اس طرح کے موضوعات انہیں اپنے آس پاس کی زندگی سے ہی مل جاتے ہیں ہاسٹل کی زندگی انہوں نے گزاری تھی اور متوسط مسلمان گھرانہ کی لڑکیاں ان کی ہم جماعت تھیں اس لیے اس میدان میں انہیں کوئ وقت نہیں ہوئی تھی ۔ وہ عورتوں کے مسائل کو اپنی تحریروں میں جگہ دیتی ہیں۔ وہ سماج کے عیبوں کو ظاہر کر کے اس کا علاج کرنا چاہتی ہیں ۔ وہ جو کچھ دیکھتی ہیں قارئیں کو دکھا دینا چاہتی ہیں ۔ وہ خود ایک جگہ لکھتی ہینکہ " زخم میں مواد بھر جائے تو اس پر پٹیاں باندھنے سے بہتر ہے کہ نشتر لو اور جراحی شروع کر دو "

عصمت پر بار بار فحاشی اور عریانی کے الزام میں بھی لگائے گئے ۔ لیکن وہ اپنے افسانوں کو فوٹو گرافی سے تعبیر کرتی ہیں ۔ ان کے افسانوں میں محبت کشوں کی حمایت نمایاں ہے اور اس سلسلے میں ان کا افسانہ "دوہاتھ" اہمیت رکھتا ہے ۔ ادب کے ذریعہ وہ زندگی کو سنوارنا چاہتی ہیں ۔ فضیل جعفری لکھتے ہیں کہ "عصمت کا اصل کارنامہ چوتھی کاجوڑا ، بے کار اور دو ہاتھ ، جیسے افسانے ہیں جن میں انسانی رشتوں کے بیچ ممکنات ونامکنات کی کشمکش ہے ۔ پیدا ہونے والے المیے کو پیش کیا گیا ہے ۔" عصمت کے افسانوں کی کامیابی کا اصل راز ان کی دلکش زبان ہے ۔ عورتوں کی زبان پر انہیں خاصی ملکہ حاصل ہے اس طبقے کی زبان پر انہیں پورا عبور حاصل ہے ۔ جیسے یہ اپنے افسانوں کا موضوع بناتی ہیں عورتوں کے طعنے تشنیع عورتوں کے محاورے ، ان کا

اندازِ بیان ، انکی غالی سب پر عصمت کو قدرت حاصل ہے ۔ وہ اپنے مکالموں میں طنز وظرافت سے بھی کام لیتی ہیں اور کرداروں سے اکثر تیکھی زبان استعمال کراتی ہیں جس کا اثر ذہن پر دیر تک رہتا ہے یہی زبان ان کے فن کو چار چاند لگادیتی ہے اس کا اسلوب بے تکلف ہے بقول کرشن چندر :۔
‘‘ نہ صرف افسانہ دوڑتا ہوا معلوم ہوتا ہے بلکہ فقرہے ، کنائے اتارے اور آواز یں کردار اور جذبات واحساسات ایک طوفان کی سی بلا خیزی کے ساتھ چلتے اور آگے بڑھتے نظر آتے ہیں ۔ ’’
عصمت چغتائی کے افسانوں میں نفسیاتی تجزیہ ملتا ہے ۔
ان کے افسانہ بھول بھلیاں ، گیندا اور تلی اس کی اچھی مثالیں ہیں نفسیات ان کا پسندیدہ موضوع ہے ۔ ان کے اردو میں سات افسانوی مجموع کلیاں ،چوٹیں ، دو ہاتھ،دوزخ، شیطان ،چھوئی موئی ، ایک بات ہیں اور ہندی میںایک مجموعہ ،کنواری؛؛ منظر عام پر آچکا ہے انکا سب سے پہلا افسانہ فسادی کے نام سے شائع ہوا ہے ۔ انکے افسانوں میں غیر معمولی تخلیقی صلاحیت ملتی ہے اور ایک ایسی فنکار عورت کا خاکا سامنے آتا ہے جو نڈٖر اور بےخوف ہے بنا کسی پرواہ کے مظلوم عورتوں کےبارے مین لکھتی ہے ۔کےکےکھلر لکھتے ہیں ؛؛عصمت نے ان عورتوں کے بارے میں لکھا جن کی زندگی ادھوری بلکہ ناکام ہے جو چار دیواری میں ہیں جن کی ساری عمر آنگنوں اور دالانو ں میں گذر جاتی ہے ۔جنہوں نے ساری عمر چھوئی موئی کی طرح گذار دی کسی غیر مرد سے بات تک نہ کی وہ انکی افسانہ نویس تھیں؛؛